السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''صلوۃالاوابین'' کے متعلق وضاحت فرمائیں کہ اس کا وقت کون سا اور اس کی رکعات کتنی ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس کا وقت مغرب اور عشاء کے درمیان ہے جبکہ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ صلوۃ اشراق کو ہی صلوۃالاوابین کہا گیا ہے اس کے متعلق تفصیل سے لکھیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض روایات میں ہے کہ ''صلوۃالاوابین'' ایک مستقل نفلی نماز ہے جو مغرب کے بعد عشاء سے پہلے پڑھی جاتی ہے اس سلسلہ میں درج ذیل دو روایات پیش کی جاتی ہیں :

[حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''صلوۃالاوابین'' جب نمازی اپنی نماز مغرب سے فارغ ہوں تو اس وقت سے لے کر نماز عشاء سے پہلے تک ادا کی جاتی ہے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ، ص:۱۹۷، ج۲

سند کے اعتبار سے یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ہے۔ جسے امام احمد بن حنبل اور امام بخاری رحمہما اللہ نے ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے، نیز امام ابن معین، علی بن مدینی، ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رحمہم اللہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ [تہذیب، ص:۳۱۹، ج۱۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا گیا ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہی صلاۃ الاوابین ہے۔ [شرح السنة، ص:۴۷۴، ج۳

لیکن یہ روایت بھی قابل حجت نہیں ہے کیونکہ امام بغوی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''صیغۂ تمریض'' سے بیان کیا ہے جو اس روایت کے ضعیف ہونے کی طرف واضح اشارہ ہے، اس لئے نماز مغرب کے بعد ''صلوۃالاوابین'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے بلکہ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ صلوۃالضحیٰ کو ہی ''صلوۃالاوابین'' کہا گیا ہے، جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''صلوۃالاوابین'' اس وقت پڑھی جاتی ہے جب اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔'' [صحیح مسلم، الصلوٰۃ:۱۴۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت اس سلسلہ میں نص صریح کی حیثیت رکھتی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز ضحی کی حفاظت اواب، یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہی کرسکتا ہے، پھر فرمایا: یہی ''صلوۃالاوابین'' ہے۔'' [مستدرک حاکم، ص:۶۲۲ ج۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی تھی میں انہیں کسی حالت میں چھوڑنے والا نہیں ہوں، وتر پڑھے بغیر نیند نہ کروں، صلوۃ ضحیٰ کی دو رکعت ترک نہ کروں، کیونکہ یہ صلوۃالاوابین ہے اور ہر ماہ تین روزے رکھوں۔ [مسند امام احمد، ص:۲۶۵ ج۲

صلوۃ ضحی کی دو، چار اور آٹھ رکعت ثابت ہیں جس قدر وقت میسر آئے پڑھ لی جائیں۔

واضح رہے کہ صلوۃ ضحی کا دوسرا نام صلوۃ اشراق ہے۔ وقت کے اعتبار سے اس کے دو الگ الگ نام ہیں، یعنی اگر سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد ادا کریں تو صلوۃ اشراق اور اگر سورج اچھی طرح بلند ہوجائے اور دھوپ میں اس قدر شدت آجائے کہ پاؤں جلنے لگیں لیکن زوال سے قبل پڑھیں تو اسے صلوۃ ضحی کہا جاتا ہے، اسے محدثین نے ''ضحوۃ صغریٰ'' اور ''ضحوۃ کبریٰ'' سے بھی تعبیر کیا ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:128